R. No. 2186/57 Regd. No. L. 922

انجمن ترقی اردو ہند کا ہفتہ وار اخبار

# ہماری زبان

Date 1-8-15-22

Phone—29
Annual Rs. 4/-
Per Copy-12

جلد ۲۶ شمارہ ۲۸ | ایڈیٹر: آل احمد سرور | ۲۲ر جولائی ۱۹۶۷ء

اداریہ

## ہندوستانی زبانوں میں اعلیٰ تعلیم

۱۹ر جولائی کو پارلیمنٹ میں وزیر تعلیم نے اعلان کیا کہ حکومت ہند نے تمام منزلوں پر اور تمام مضامین میں ہندوستانی زبانوں کے ذریعے تعلیم دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اس فیصلے پر عمل کرنے کے لیے جو قدم اٹھائے جائیں گے ان کا اعلان ۱۵ر اگست کو ہوگا۔

اس سے پہلے جب یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ہندی کے ساتھ انگریزی اس وقت تک مرکز کی زبان رہے گی جب تک غیر ہندی علاقوں کی حکومتیں ہندی پر رضامند نہیں ہو جاتیں اور مرکزی پبلک سروس کمیشن چودہ زبانوں میں ملازمتوں کے لیے امتحان لے گا اسی وقت یہ ظاہر ہو گیا تھا کہ ملک کا رجحان کیا ہے۔ پھر جب تعلیمی کمیشن کی رپورٹ سامنے آئی تو اس میلان کو اور تقویت ملی۔

ہم اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ ہمیں اس کا بھی احساس ہے کہ تبدیلی کے لیے پانچ سال یا دس سال کی مدت مقرر کرنے سے پہلے تمام ضروریات پر غور ہونا چاہیے تاکہ یہ تبدیلی معیاروں پر برا اثر نہ ڈال سکے۔ اس لیے ہمارے نزدیک حکومت نے تبدیلی کی مدت کا ابھی سے اعلان نہ کر کے غلطی نہیں کی۔ غالباً ۱۵ر اگست تک اس سلسلے میں مناسب اعلان ہوگا۔

بہرحال اب یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ اگرچہ کچھ عرصے تک انگریزی کے ذریعے یونیورسٹیوں میں تعلیم دی جا سکتی ہے، مگر بالآخر انگریزی کی جگہ مقامی زبانوں کو دینا ہوگی۔ دوسرے انگریزی کا معیار اتنا گر گیا ہے کہ انگریزی کو ذریعہ تعلیم رکھنے سے طلبہ کو بہت دشواریوں کا سامنا ہوگا۔ تیسرے موجودہ حالات میں طلبہ کا زیادہ وقت انگریزی سیکھنے میں گزرتا ہے جبکہ انھیں یہ وقت اپنے اختیاری مضامین میں مہارت حاصل کرنے میں صرف کرنا چاہیے۔ چوتھے انگریزی کے ذریعے سے اعلیٰ علمی، تحقیقی اور ادبی کام انجام نہیں دیے جا سکتے۔ پانچویں انگریزی کے ذریعے پڑھے ہوئے طلبہ عوام کے مسائل، ان کے جذبات و خواہشات اور ان کے مزاج سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتے اور اس طرح ان کے اور عوام کے درمیان ایک خلیج حائل رہتی ہے جسے اچھی اور سچی تعلیم ہی، جو ذہن کے دریچے کھول سکے اور طلبہ کی خفتہ صلاحیتوں کو ابھار سکے، مقامی زبانوں میں ہی دی جا سکتی ہے۔

بہرحال اب اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ تبدیلی کی مدت مقرر کرنے میں مناسب کتابوں کی فراہمی کا سوال سب سے اہم ہے۔ ظاہر ہے کہ اچھے تراجم کے لیے وقت چاہیے اور ہمیں سو دو سو نہیں ہزاروں کتابوں کا مقامی زبانوں میں ترجمہ کرنا ہے اور اس پر ایک بڑی رقم صرف کرنے کے علاوہ ماہرین کی ایک خاصی بڑی فوج تیار کرنی ہے اس لیے دس سال یا پانچ سال کی مدت پر بحث ضروری نہیں، صرف یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے کہ مدت ضروری تیاری کے لیے کافی ہو مگر اتنی بھی نہ ہو کہ تیاری کی رفتار سست ہو جائے۔

مقامی زبانوں میں اعلیٰ تعلیم کا اصول طے ہو جانے کے بعد سوال یہ اٹھتا ہے کہ سوائے اردو، سندھی اور سنسکرت کے تمام زبانیں کسی نہ کسی ریاست میں سرکاری زبان کی حیثیت سے تسلیم کر لی گئی ہیں۔ اردو کو کشمیر میں سرکاری زبان مان لیا گیا ہے مگر اعلیٰ تعلیم اردو میں دینے کے لیے وہاں کوئی تیاری نہیں کی گئی۔ تعلیمی کمیشن نے سفارش کی ہے کہ کم سے کم دو ایسی یونیورسٹیاں قائم کی جائیں جن میں اردو اعلیٰ درجے تک ذریعہ تعلیم ہو اور ان میں سے ایک شمال میں ہو اور دوسری جنوب میں۔ اس سلسلے میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اور جامعہ ملیہ کی طرف قدرتی طور سے نظر اٹھتی ہے اور جنوب میں عثمانیہ یونیورسٹی کی طرف۔ وقت آگیا ہے کہ ان اداروں کے ارباب حل و عقد اس مسئلے پر غور کریں۔ اگر کسی وجہ سے علی گڑھ اور جامعہ اس معاملے میں مناسب اقدام کرنے پر آمادہ نہ ہوں تو اردو دوستوں کو شمالی ہند میں ایک نئی اردو یونیورسٹی قائم کرنے کے لیے جلد سے جلد کوشش کرنا چاہیے۔ اس یونیورسٹی کا قیام اب ضروری ہو گیا ہے۔ اردو دوستوں کو یہ یونیورسٹی اپنے بل بوتے پر قائم کرنا چاہیے۔ ہاں حکومت اسے امداد تو دے گی ہی اور امداد حاصل کرنے کی بھاگ دوڑ بھی ہونی چاہیے۔ ہمیں دراصل ابتدائی تعلیم کی منزل سے لے کر یونیورسٹی کی منزل تک سب کچھ خود کرنا ہے اور ہم کر بھی سکتے ہیں بشرطیکہ ہم اپنے میں اعتماد پیدا کریں اور دوسروں کی طرف تکنا چھوڑ دیں۔ دنیا انھیں کی مدد کرتی ہے جو پہلے اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔

## مرکزی انجمن کے صدر اور نئے ممبر

انجمن کی مجلس عاملہ کا ایک جلسہ ۲۶ جولائی کو سپرو ہاؤس نئی دہلی میں ہوا۔ اس جلسے میں مجلس عام کی سات خالی جگہوں کے لیے جو ووٹ آئے تھے ان کا شمار کیا گیا اور حسب ذیل حضرات کے منتخب ہو جانے کا اعلان کیا گیا۔ یہ ممبر پانچ سال کے لیے ہوں گے۔

(۱) جناب مالک رام۔ دہلی
(۲) ڈاکٹر محمد حسن۔ دہلی
(۳) خواجہ غلام السیدین۔ دہلی
(۴) ڈاکٹر مختار الدین احمد۔ علی گڑھ
(۵) پروفیسر اختر اورینوی۔ پٹنہ
(۶) علی سردار جعفری۔ بمبئی
(۷) شمیم احمد شمیم۔ سری نگر کشمیر

اس کے علاوہ چونکہ صدر کے لیے صرف پنڈت ہردے ناتھ کنزرو کی نامزدگی موصول ہوئی تھی اس لیے وہ بلا مقابلہ آئندہ پانچ سال کے لیے صدر منتخب کیے گئے۔

(آل احمد سرور، جنرل سکریٹری)

## طالب الہ آبادی کا انتقال

الہ آباد۔ اردو کے مشہور ادیب اور شاعر سید طالب علی الہ آبادی کا کراچی میں ۶ جولائی کو انتقال ہو گیا۔ مرحوم کئی کتابوں کے مصنف تھے۔ اکبر الہ آبادی ان کی مشہور تصنیف ہے۔ ضلع الہ آباد کے ایک معزز سادات خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور اپنے عزیزوں اور دوستوں کی ہر طرح سے خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

(قومی آواز)

## ڈوگری لغت مکمل

جموں۔ ڈوگری زبان کے عالم جناب ایچ آر پنڈ صوترا کی مرتب کی ہوئی ڈوگری زبان کی پہلی لغت مکمل ہو گئی ہے۔

اس ڈکشنری میں ۳۳ ہزار الفاظ ہیں جو مغربی مشرقی ڈوگری جموں اور وادی کانگڑہ کے ڈوگری علاقے میں بولے جاتے ہیں۔

یہ ڈکشنری تین سال میں تیار ہوئی۔

ریاستی اکیڈمی نے اشاعت کے لیے یہ ڈکشنری خرید لی ہے۔

(قومی آواز)

## پاکستان میں یورپ سے نادر قلمی نسخے اور خطوط خریدنے کا پروگرام

اسلام آباد۔ یورپ خاص طور پر انگلینڈ اور مغربی جرمنی سے پاکستان نادر قلمی نسخے اور خطوط خریدے گا۔ یہ خریداری اردو کو ترقی دینے کی ایک اسکیم کے تحت کی جائے گی جس پر ۲۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ یہ اسکیم مجوزہ ترقیاتی پلان کے تحت ہے غیر ممالک سے مذکورہ چیزوں کو خریدنے کے لیے ۵۰ ہزار روپے کا زر مبادلہ خرچ کیا جائے گا۔

اس اسکیم کو نیشنل اکنامک کونسل نے منظور کیا ہے اور اس کے تحت کتابیں چھاپی جائیں گی۔ یہ کتابیں نیچرل اور سوشل سائنس میں ڈگری اور پوسٹ گریجویٹ کورس کی ہوں گی۔ حوالہ جات کے لیے جنرل نالج کی کتابیں بھی شائع ہوں گی۔

اس کے علاوہ مغربی پاکستان کے مختلف حصوں میں ۳۱ مرکز قائم کیے جائیں گے۔

اردو ٹائپ رائٹنگ اور شارٹ ہینڈ کلاس بھی کھولے جائیں گے۔

(ریاست)

## کولمبیا یونیورسٹی میں ہندوستانی زبانوں کی تعلیم کا نیا ادارہ قائم

نیویارک۔ کولمبیا یونیورسٹی کے بین الاقوامی امور کے اسکول نے ایک نیا جنوبی ایشیائی ادارہ قائم کیا ہے جس میں ہندوستان اور پاکستان، سیلون اور جنوب مشرقی ایشیا کے دوسرے ملکوں کی زبان، تاریخ، ثقافت اور حالات حاضرہ کا مطالعہ کیا جائے گا اور ان کی تعلیم دی جائے گی۔

یونیورسٹی کے صدر گریسن کرک نے بتایا کہ امریکہ کی قومی سلامتی کونسل کے اسٹاف ممبر ہاورڈ ویگنز نئے ادارہ کے سربراہ ہوں گے۔

نیا ادارہ کولمبیا یونیورسٹی میں قائم کیا جانے والا ساتواں علاقائی ادارہ ہے۔

کولمبیا کے بین الاقوامی امور کے اسکول کے ڈین اینڈریو ڈبلیو کورڈیئر نے بتایا کہ نئے ادارہ کے قیام میں جو پہل کی گئی ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ امریکہ اور باقی دنیا کے لیے جنوبی اور جنوب مشرقی ایشیا کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے۔

نئے ادارہ میں ایسے گریجویٹ طلبہ تیار کیے جائیں گے جو سرکاری اور غیر سرکاری عہدوں پر جنوبی ایشیا کے ماہروں کے طور پر کام کریں گے اور اس میں جنوبی ایشیا کے علاقہ کی سماجیات سائنس اور انسانیات کے متعلق تحقیق و اشاعت کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔

پہلے برس کے لیے ادارہ کے مجوزہ نصابوں میں ہندوستان کی دیہی زندگی جنوبی ایشیا کی ثقافتی زندگی اور اردو ادب کی تعلیم شامل ہوگی۔

(انکار)

شمس الرحمٰن فاروقی

# انگریزی اصطلاحات کے مجوزہ اردو مرادفات

اس عنوان سے جناب مجنوں گورکھپوری نے ردیف الف پر مشتمل تین فہرستیں رسالہ "شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا اخبار" میں شائع کی ہیں۔ یہ کام بہت ضروری اور مفید تھا اور اردو سے دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کو مسرت ہوئی کہ مجنوں صاحب نے اس کا بیڑا اٹھایا ہے۔ انگریزی، عربی، فارسی اور اردو پر یکساں قدرت رکھنے کی وجہ سے وہ اس کام کے لیے موزوں بھی ہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ اتنا اہم اور بنیادی کام کسی ایک شخص کے کرنے کا نہیں ہے۔ اردو کے وہ استاد اور ادیب جن کی نظر انگریزی پر بھی گہری ہے (مثلاً آل احمد سرور اور احتشام حسین) اس سلسلے میں اپنے مجوزہ مرادفات یا اختلافات پیش کرتے چلیں تو ایک صحیح لغت مرتب ہو سکتی ہے۔

میں خود کو اس کام کا چنداں اہل نہیں سمجھتا، لیکن مجنوں صاحب کی فہرستوں پر میں نے کچھ غور و فکر اپنے طور پر اور اپنی بساط بھر کیا ہے، نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔ اس فہرست کے پیش کرنے کا منشا اختلافِ رائے، اختلاف یا برتری ثابت کرنا نہیں بلکہ اصطلاح وضع کرنے یا انھیں معیاری صورت بخشنے کی مہم میں ایک طالب علمانہ کمک ہے۔

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| بے راہ روی[1] | اختلال، انحراف | ABERRATION |
| غیر نارمل[2] | غیر عادی، غیر طبعی | ABNORMAL |
| اوّل باسی[3] | دیسی | ABORIGINAL * |
| | | ABORIGINE * |
| تلخیص کرنا[4] | تلخیص | ABRIDGE |
| تلخیص | تلخیص | ABRIDGEMENT |

[1] انحراف کا ترجمہ میں DEVIATION کروں گا اور اختلال کا DISTURBANCE یا DERANGEMENT

[2] مجنوں صاحب کے ترجمے لغوی اعتبار سے اچھے ہیں، لیکن ان میں عام ہونے کی صلاحیت نہیں ہے۔ میں NORMAL کو نارمل کہوں گا اور ABNORMAL کو غیر نارمل، کیوں کہ لفظ نارمل اردو میں عام ہے۔

[3] دیسی اردو میں دوسرے معنوں میں مستعمل ہے اور ABORIGINAL کے ساتھ پہلے سے موجود ہونے یا اولین باشندہ ہونے کا جو تصور ہے وہ دیسی سے واضح نہیں ہوتا۔ اس لیے میں نے اوّل باسی اختراع کیا ہے۔

[4] تلخیص بھی مناسب ہے لیکن اردو میں تحریر، تقریر وغیرہ کی طرح اسم استعمال ہوتا ہے۔

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| اچانک، بے ربط | بے ربط، ناگہانی | ABRUPT |
| مطلق | خالص، کلّی، مطلق | ABSOLUTE * |
| مطلقیت | مطلقیت | ABSOLUTISM * |
| مجرد | خلاصہ، مجرد | ABSTRACT * |
| تجریدی مصوری[5] | | ABSTRACT ART |
| مغلق | مغلق | ABSTRUSE |
| غیر معقول، بے معنی | لغو، مہمل، غیر معقول | ABSURD |
| بے معنویت کا ڈراما[6] | — | ABSURD DRAMA |
| بے معنویت کا تھیٹر | — | ABSURD, THEATRE OF THE |
| اکادمی | اکادمی، اکیڈمی | ACADEMY * |
| مکتبی[7] | جامعی | ACADEMIC |
| لہجہ، تاکید[8] | لہجہ، تکیہ | ACCENT |
| مؤکّد[9] | — | ACCENTED |
| لہجہ یا تاکید سے متعلق | لہجی، تکیہ دار | ACCENTUAL |
| واردات، حادثہ، اتفاق[10] | عرض، عارض | ACCIDENT * |
| حادثاتی، اتفاقی[11] | عرضی، عارضی | ACCIDENTAL * |
| صوتیات | صوتیات | ACOUSTICS |
| اکتساب کرنا | اکتساب | ACQUIRE * |
| اکتسابی | اکتسابی | ACQUIRED |
| ایکٹ، باب[12] | عمل، فعل (ڈرامے کا باب) | ACT |
| عمل، پلاٹ | عمل (ڈرامے کا) | ACTION |
| اداکاری[13] | — | ACTING |
| اداکار | عامل، فاعل، اداکار | ACTOR |

[5] مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔

[6] مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔

[7] تعلیمی اصطلاح تو درست ہے لیکن تنقیدی اصطلاح میں ACADEMIC کے لیے مکتبی مستعمل ہے۔ جامعہ اردو میں یونیورسٹی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

[8] ACCENT کے معنی صوتیات میں لہجہ اور عروض میں تاکید ہیں، خاص اہمیت یا زور کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔

[9] مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

[10] حادثہ، حادثاتی میرے خیال میں بہترین ہیں۔ مجنوں صاحب کے مجوزہ الفاظ اردو میں ان معنوں میں غریب الاستعمال ہیں۔

[11] ملاحظہ ہو حاشیہ ۱۰

[12] ACT کے معنی ادبی اصطلاح میں عمل نہیں ہیں۔ وہ ایکٹ اردو میں بہت مستعمل ہے، لیکن اگر دوسرا لفظ رکھنا ہی ہو تو باب زیادہ مناسب ہوگا۔ ONE ACT PLAY - ایک ایکٹ کا ڈراما یا ایک باب کا ڈراما، یا یکبابی۔

[13] مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

| شمس الرحمن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
| --- | --- | --- |
| اداکارہ | ناٹکی، اداکارہ | ACTRESS |
| دقیقہ رسی | ملکہ | ACUMEN * |
| گالی، غلط استعمال | گالی، نادرست استعمال | ABUSE * |
| عرفی معنی | مفہوم | ACCEPTATION |
| پرشور تحسین | تحسین | ACCLAMATION * |
| گنجائش نکالنا | گنجائش نکالنا | ACCOMMODATE * |
| گنجائش | گنجائش، موافقت | ACCOMMODATION * |
| جمع ہونا، تراکم | تراکم | ACCUMULATION * |
| درست، پکا | درست، محکم | ACCURATE * |
| بے سر | بے سر، بلا راس | ACEPHALOUS * |
| موشح، چلیپائی | موشح | ACROSTIC |
| ڈھالنا، تصرف کرنا | تطبیق کرنا | ADAPT |
| ضمیمہ | ضمیمہ | ADDENDUM |
| خطاب | خطاب | ADDRESS |
| حد بے نہایت تک | الیٰ غیر النہایت | AD INFINITUM * |
| اثنائی | فی الاثنائی | AD INTERIM * |
| تا حد ابتذال | تا حد ملال | AD NAUSEUM * |
| جمال پرست | جمال پرست | AESTHETE |
| جمالیات، جمالیاتی | — | AESTHETIC |
| جمالیات | جمالیات | AESTHETICS |
| علت شناسی، علت | سبب، علت، علت شناسی | AETIOLOGY * |
| تصنع | تصنع | AFFECTATION |
| پر تصنع | — | AFFECTED |
| اثباتی | اثباتی | AFFIRMATIVE |
| علم لدنی | الہام | AFFLATUS * |
| بالاولیٰ | بالاولیٰ | A PRIORI * |
| تمثیل مجاز | تمثیل مجاز | ALLEGORY |
| تجنیس حرفی | تجنیس حرفی | ALLITERATION |
| تجنیسی | تجنیسی | ALLITERATIVE |

۱ مفہوم = SENSE

۲ تطبیق = RECONCILIATION

۳ مجنوں صاحب کے ترجمے بالکل درست ہیں۔ میں نے عربیت کم کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس سلسلے کے اور بھی الفاظ ہیں، مثلاً AD VALOREM وغیرہ۔

۴ مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔ AESTHETIC بحیثیت اسم بھی استعمال ہوتا ہے

۵ مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

۶ الہام = INSPIRATION

| شمس الرحمن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
| --- | --- | --- |
| حوالہ، تلمیح | — | ALLUSION |
| ابہام | ابہام | AMBIGUITY |
| یک جائی نفرت و الفت | — | AMBIVALENCE |
| توضیح، اضافہ | توضیح | AMPLIFICATION * |
| غلط زمانی | غلط تاریخیت، غلط زمانیت | ANACHRONISM |
| صنعت مقلوب | تقلیب | ANAGRAMS |
| تشبیہی استدلال، مماثلت | قیاس بالتشبیہ | ANALOGY |
| تجزیہ | تحلیل | ANALYSIS |
| وقائع تحریری | اخبار | ANNALS * |
| تحشیہ | تحشیہ | ANNOTATION |
| بے قاعدگی، بے ضابطگی | شذوذ، ناہنجاری | ANOMALY * |
| گمنام | — | ANONYMOUS |

(باقی صفحہ ۶ پر)

۱ مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔

۲ مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔ جدید کرداروں کی تنقید میں اس اصطلاح کا ذکر اکثر آتا ہے۔ میں اس کے لیے کوئی یک لفظی اختراع نہ کر سکا۔ اس لفظ کے لغوی معنی ہیں کسی شے کے بارے میں محبت و نفرت کے جذبات کا دل میں یک جا ہونا۔

۳ ARCHAISM کی طرح ANACHRONISM بھی اسم ہے، لیکن دوسرے ISM پر ختم ہونے والے اسامی (مثلاً COMMUNISM) کے برخلاف اس کا ISM کسی تصور مجرد کی طرف اشارہ نہیں کرتا۔ لہذا جس طرح ISM پر ختم ہونے والے دوسرے اسماء کا ترجمہ اردو میں "یت" لگا کر ہوتا ہے (کمیونزم، اشتراکیت، فاشزم، فاشیت) اس طرح ANACHRONISM کا ترجمہ غلط زمانیت یا غلط تاریخیت درست نہیں۔ اس کے علاوہ لفظ غلط اس اصطلاح کے مفہوم کو ادا نہیں کرتا۔ غلط کا مفہوم ہے INCORRECT (صحیح کی ضد) اگر میں اکبر کی تاریخ وفات ۱۹۵۰ دکھاؤں تو یہ غلط تاریخیت ہے لیکن اگر میں اورنگ زیب کے عہد میں بیربل کو زندہ دکھاؤں تو یہ ANACHRONISM ہوگی۔ میں نے غلط مبحث کی طرح غلط زمانی اختراع کیا ہے۔

۴ صنعت مقلوب ایک اصطلاح موجود ہے۔ اس کے علاوہ تقلیب کے معنی کایا پلٹ یا METAMORPHOSIS مستعمل ہیں۔

۵ قیاس بالتشبیہ میری ناچیز رائے میں درست نہ ہوگا۔

۶ تحلیل بھی مستعمل ہے اور تجزیہ بھی۔ میں تجزیہ کو ترجیح دیتا ہوں۔ ۷ ANNALS تحریری ریکارڈ، روداد‌نویسی (باقی صفحہ ۶ پر)

# غزلیں

اظہر عزیز

اک داغ تمنا ہے تو اک زخم وفا ہے
تنہا سا یہ دل کتنے شراروں میں گھرا ہے
آتا ہے نظر تم کو جو ہالہ سا سر بام
کچھ اور نہیں میری امیدوں کا دیا ہے
یہ بات نہیں صرف کہ چہرے ہی نئے ہیں
اس شہر کے لوگوں کا ہر انداز نیا ہے
جو خار گراں مایہ ملے راہ وفا میں
بڑھ کر انھیں اخلاص کی پلکوں سے چنا ہے
پھر پڑنے لگی ہے در احساس پہ دستک
دیکھوں تو سہی کون ہے کیوں چیخ رہا ہے
کس موڑ پہ لے آئی ہے اے گردش ایام
ہر سمت لپکتے ہوئے شعلوں کی ہوا ہے
تم انجم و مہتاب پہ پہنچے تو ہوا کیا
جب دل کے شبستاں میں اندھیرا ہی رہا ہے
ممکن ہو تو روشن رکھو احساس کی قندیل
کب چاند ستاروں نے بھلا ساتھ دیا ہے
کچھ لوگ تو گر کر بھی سنبھل جاتے ہیں اظہر
یاں ایک ہی ٹھوکر پہ جگر کانپ اٹھا ہے

مدحت الاختر

چاندنی رات اور تنہائی
لے کے یہ زندگی کہاں آئی
شیشۂ ناب اس کو کیا جانے
پتھر دل میں ہے جو توانائی
لاکھ دشمن اٹھیں نواؤں کے
گونجتی ہی رہے گی شہنائی
میں تو اپنے جنوں پہ ہنستا ہوں
پھول کو کس لیے ہنسی آئی
دل جلوں کو خزاں ہی کیا کم تھی
گل کھلاتی ہوئی بہار آئی
زندگی اس کی کیا رہی ہوگی
موت سے جس نے زندگی پائی
یاد ہے ہم کو آج بھی مدحت
ایک فرزانہ ایک سودائی

اقبال محسن

یہ مانا غم کے سنگین مرحلے ہیں
مگر سرکش ہمارے حوصلے ہیں
صدا خورشید کو دیتے چلے ہیں
اندھیری وادیوں کے منچلے ہیں
سلگتی دوریوں میں پاس تھے تم
سسکتی قربتوں میں فاصلے ہیں
ہمیں ہیں جو اندھیروں کے جہاں میں
چراغ آرزو بن کر جلے ہیں
کوئی تارا، کوئی جگنو نہیں ہے
اجالے ڈھونڈھ لانے ہم چلے ہیں
لہو اور آگ میں ہم ڈوب جائیں؟
بڑے دلچسپ تیرے مشغلے ہیں
ابھی ٹکرائیں گے ہم آندھیوں سے
ابھی دل میں دہکتے ولولے ہیں
اگر مرنے سے اپنی بات بن جائے
تو محسن آج اپنے حوصلے ہیں

کلونت سنگھ جاگی راولپنڈی

وہم و گماں نہ تھا میرے خواب خیال میں
نفرت میں دن کٹے گا مگر شب وصال میں
مے کا سرور چاندنی ٹھنڈک گلوں کا رنگ
کس چیز کی کمی ہے تمہارے جمال میں
مانا کہ احتیاط سے رکھو گے دل مرا
پر شیشہ جب بھی ٹوٹتا ہے دیکھ بھال میں
آنکھوں میں اشک دل میں جلن لب پہ آہ ہے
اس زندگی نے ڈال دیا کس وبال میں

سید فضل المتین

## یادیں

یادیں
خون گشتہ ماضی کی ظالم یادیں
ہیں اک تپتا صحرا
جس میں
نو مستقبل کے غنچے
کھلنے سے پہلے ہی ــــ
مرجھانے لگتے ہیں!

انجمن آرا انجستم

## کیا کہوں کون ہو تم؟

جب بھی آنکھوں سے تمنا کا لہو ٹپکا ہے
گلشن زیست میں شعلہ سا بھڑک اٹھا ہے
گزرے لمحوں کی مہک لے کے ہوا آئی ہے
مست یادوں کی گھٹا چھائی ہے
رات ان یادوں کی قندیلوں سے شرمائی ہے
کیا کہوں کون ہو تم؟
میرے ہر دکھ کی دوا
میرے زخموں کا علاج
میرے ہونٹوں کی ہنسی
میری تمنا کا مدار
میرے ہر خواب کی تعبیر ہو تم
میری تقدیر ہو تم

کریم السعدی

## چراغ وفا

طوفان آتے رہیں گے
آندھیاں چلتی رہیں گی
گرد و غبار اڑتے رہیں گے
مگر چراغ وفا
بہر حال
جلتا رہا ہے
جلتا ہی رہے گا

صفحہ ۴ سے آگے

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| گل دستہ | بیاض | ANTHOLOGY |
| بشرنما، انسان نما | بشرنما | ANTHROPOID * |
| بشریات | بشریات | ANTHROPOLOGY * |
| انسانیات | | |
| پیش اندازہ، پیش اندازہ کرنا، توقع | پیش اندازی، توقع | ANTICIPATION |
| | سبقت | |
| نقطۂ زوال | سبوط | ANTICLIMAX |
| دو آئینی | دو آئینی، تناقض | ANTINOMY |
| غیر ہمدردی | تنافر | ANTIPATHY |
| عتیقہ شناس | عتیقہ شناس | ANTIQUARY * |
| عتیقہ | عتیقہ | ANTIQUE * |
| موضوع مقابل | نقیض، موضوع مقابل | ANTITHESIS |
| بے احساسی | تساہل | APATHY * |
| بلیغ فقرہ، چست فقرہ | مثل | APHORISM |
| بدیہی | بدیہی | APODICTIC * |

نوٹ باقی صفحہ ۴ کا۔ وقائع و اخبار کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔ اخبار بمعنی NEWS-PAPER اردو میں مستعمل ہے۔

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔

بیاض بمعنی قلمی مجموعۂ اشعار مستعمل ہے۔ گل دستہ بمعنی ANTHOLOGY مستعمل ہے

ANTICIPATION برابر توقع شاید درست نہ ہو۔ توقع = EXPECTATION۔

سبوط میرے خیال میں نیچے آنے کے عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ لفظ ڈرامائی یا افسانوی عمل کے چڑھاؤ کے بعد اتار کو واضح نہیں کرتا۔ CLIMAX = نقطۂ کمال۔

تنافر یا نفرت یا تنفر کے لیے HATRED (نفرت) REPUGNANCE (تنافر) اور AVERSION (تنفر) موزوں ہوں گے۔ ہم دردی SYMPATHY اس لیے غیر ہمدردی = ANTIPATHY اور یک دردی = EMPATHY ایجاد شدہ ہیں۔

تساہل = LETHARGY۔ یہ لفظ APATHY کی طرح جامع نہیں ہے۔

APATHY میں بے حسی، کند ذہنی اور گاؤدی پن (DULLNESS) کا شائبہ بھی ہے۔

اس لیے میں نے بے احساسی اختراع کیا ہے

مثل یا ضرب المثل = ADAGE

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| جزا (جملہ کا آخری کلمہ) | جزا | APODOSIS |
| معذرت نامہ | اعتذار | APOLOGIA |
| معذرت نامہ | - | APOLOGY |
| جامع فقرہ | ماثور حکمت | APOPHTHEGM |
| پکار، دعا | گریز خطاب | APOSTROPHE |
| معبود کرنا | خداسازی، الٰہ | APOTHEOSIS * |
| زائدہ | ملحقہ زائدہ | APPENDIX |
| پرکھنا، حسن شناسی کرنا | - | APPRECIATE |
| پرکھ، حسن شناسی | دریافت، ارزش شناسی | APPRECIATION |
| تفہیم | تفہیم | APPREHENSION * |
| مناسب | قابل | APT * |
| طبعی مناسبت | قابلیت | APTITUDE |
| عربی النقش | عربی النقش، بوسہ باز (النقش عربی) | ARABESQUE * |
| خیالی جنت، ارکادیہ | ارکادیہ، خیالی جنت | ARCADIA * |
| متروک | متروک، غیر مانوس | ARCHAIC |
| متروک، متروک لفظ | متروکیت، غیر مانوسیت | ARCHAISM |
| اولین صورت، نقش اولین | - | ARCHETYPE |
| تعمیریاتی | بنائیاتی | ARCHITECTONIC |
| تعمیریات | بنائیات | ARCHITECTONICS |
| دفتر خانہ | دفتر خانہ | ARCHIVE * |
| فن، فن کاری، مصوری | فن کاری | ART |
| فن پارہ | - | ART, WORK OF |
| ہنر پارہ، صنعت گری | - | ARTIFACT |
| مصنوعی | - | ARTIFICIAL |

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔ APOLOGIA اب بہت کم مستعمل ہے۔ اعتذار میں تحریری بیان کا مفہوم نہیں آتا جو ادبی اصطلاح کے لیے ضروری ہے۔

خطاب = ADDRESS

ملحقہ = ADDENDUM

APPRECIATE مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔ اس لفظ کے لیے ارزش شناسی یا دریافت موزوں نہیں ہیں۔ کیونکہ اس عمل کا تعلق قیمت سے زیادہ خوب صورتی کو پرکھنے اور پسند کرنے سے ہے۔

APT = قابل غلط ہے۔ قابل = ABLE

ملاحظہ ہو حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۶ کالم دو

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

ART کے مجنوں بمعنی برابر کے اہم اور مستند اول ہیں۔

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| مصنوعہ، مصنوعیت، صناعی[1] | صنعت گری | ARTIFICE |
| فن کاری[2] | — | ARTISTRY |
| صنعت گر، صناع | صنعت گر | ARTISAN |
| خود اپنا منہ پھیر کر، چپکے سے | علیحدہ، منفرداً | ASIDE |
| پہلو | رخ، پہلو | ASPECT * |
| تاکیدی بیان[3] | ادعا، تاکید | ASSERTION * |
| تاکیدی (جملہ)، اثباتی[4] | ادعائی، تاکیدی | ASSERTIVE * |
| وزن شناسی، توقیر[5] | ارزیابی، قیمت شناسی | ASSESSMENT |
| انجذاب | انجذاب | ASSIMILATION |
| انسلاک[6] | تعلق، توافق | ASSOCIATION |
| تجنیس صوتی | ہم صدائی، ہم آوازی | ASSONANCE |
| مفروضہ | مفروضہ | ASSUMPTION * |
| تارہ | نجمہ | ASTERISK * |
| دانش گاہ | دانش گاہ | ATHENAEUM * |

| شمس الرحمٰن فاروقی | مجنوں صاحب | انگریزی |
|---|---|---|
| رویہ[7] | انداز، میلان | ATTITUDE |
| صحیح[8] | مصدق | AUTHENTIC |
| خود نوشت سوانح حیات | خود نوشت | AUTOBIOGRAPHY |
| مشینی وجود، خود کار وجود | خود کار | AUTOMATON * |
| سرسبز راستہ | خیابان، نہج | AVENUE * |
| ہیبت، رعب | رعب | AWE * |
| کلیہ | اولیہ | AXIOM * |
| کلیاتی | اولی | AXIOMATIC * |

[1] صنعت گری = ARTIFACT۔

[2] مجنوں صاحب کی فہرست میں نہیں ہے۔

[3] مجنوں صاحب کے مجوزہ الفاظ ڈرامائی اصطلاح کو واضح نہیں کرتے۔

[4] ادعا = DOGMA، تاکید = ACCENT یا STRESS۔

[5] یہ قواعد کی اصطلاح ہے اور AFFIRMATIVE کی ہم معنی۔

[6] قیمت شناسی = EVALUATION۔ توقیر عمل کی حیثیت سے۔

[7] تعلق، توافق لغوی معنی ہیں۔ نفسیاتی اور ادبی اصطلاح میں انسلاک میرے خیال میں زیادہ موزوں ہے۔

[8] میلان = MANNER یا TENDENCY

رجحان = INCLINATION یا TREND

[9] علم حدیث میں صحیح اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے تمام راوی معتبر اور مستحکم ہوں۔ AUTHENTIC کے معنی ہیں " جو ہر طرح سچا اور مطابق اصل ہو۔" اس لیے AUTHENTIC صحیح کا اصطلاحی مرادف ہوا۔

[10] جن الفاظ پر یہ نشان (تارہ) بنا ہوا ہے وہ میرے خیال میں غیر ضروری ہیں کیونکہ انھیں ادبی یا تنقیدی اصطلاحات کی ضمن میں نہیں رکھا جا سکتا۔

مراسلہ

# شعر کے وزن کے بارے میں

۵ر جون ۱۹۹۷ء کے شمارے (ہماری زبان) میں ذکاصدیقی صاحب کے چار خطوط شائع ہوئے ہیں اور اس سے پہلے یکم جون کے شمارے میں شفاؔ صاحب کا مراسلہ ہے جس میں منصفانہ اور مدلل انداز۔

قطع نظر اس سے کہ حضرت انجم کا انداز گفتگو مناظرانہ ہے یا شفاؔ گوالیری کا انداز بیان سخت غیر عروضی ہے یا دور آفریدی نے عروضیوں کی رسم و راہ سے ناواقفیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ میں ذکا صاحب سے یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ شفاؔ صاحب نے میرؔ کے دوسرے مصرع کی تقطیع بالکل صحیح کس طرح کی ہے؟ اس طرح

جانے نجانے گل ہی نجانے باغ تو سارا جانے ہے
فعلُ فعولن فعلُ فعولن فاع فعولن فعلن فع

آپ تحریر فرماتے ہیں کہ تقطیع میں حروف ملفوظ کا شمار کیا جاتا ہے اور حروف مکتوبہ غیر ملفوظ تقطیع کے وقت لکھنے میں نظر انداز کر دیے جاتے ہیں: یہ بات بالکل صحیح ہے۔ پھر گوالیری صاحب نے مصرع کا وزن لکھا ہے یا تقطیع کی ہے؟

میں کہتا ہوں کہ شفاؔ صاحب نے اس مصرع کا وزن غلط لکھا ہے عربی عروض میں فاع (تحریک عین) صدر و ابتدا سے اور فاع (بوقف عین) عروض و ضرب سے مختص ہے۔ فارسی عروضیوں نے بخیال التباس فاعِ (بکسر عین) کو فعلُ (بلام مضموم) سے بدل دیا اور فاع (بوقف عین) مختص بعروض کو یوں ہی رہنے دیا۔ شفاؔ صاحب نے باغ کے غین کو حرف وقف سمجھ کر فاع (بوقف عین) لکھ دیا۔ یہ صریح غلط ہے وسط مصرع میں حرف وقف دخیل نہیں ہو سکتا باغ دنیا اور باغ دکھا دونوں فاعلاتن کے وزن پر ہیں شفاؔ صاحب کو یہاں بھی فعلُ (لام مضموم سے) لکھنا چاہیے تھا جیسا انھوں نے جانے نہ جانے گل ہی نہ جانے کے نیچے "فعلُ فعولن فعلُ فعولن" لکھا ہے۔ — چنگیزی صاحب نے بطرز عربی عروض فاع تحریر کیا تھا تو پھر کہیں فعلُ فعولن نہیں لکھا۔ چراغ سخن میں برنگ فارسی فعلُ فعولن ہی لکھا ہے۔

اور آپ تحریر فرماتے ہیں کہ ابوالحسن اخفش نے بحر متدارک کا اضافہ کیا یہ گل ملا کر سولہ ہو گئیں ان میں سے فارسی میں صرف دس رائج ہیں اردو میں کم ہی ہیں۔

ابوالحسن اخفش نے کوئی بحر ایجاد نہیں کی بحر متدارک خلیل بن احمد بصری کی ایجاد ہے عروض کی کتابوں میں یہ بالکل غلط لکھا ہے کہ بحر متدارک اخفش نے ایجاد کی۔ نصیر المحققین طوسی علیہ الرحمہ معیار الاشعار میں فرماتے ہیں: "اور وزن سبب خفیف یک مصرع از تکرار یک رکن بود چہار بار دو کو زبان فعلن بود کہ خود سبب آن را تجدید کنند دیر میں وزن بود فعولن یاد ... متقارب خوانند و دو ... اسباب کنند ... دیر میں وزن بود فاعلن چہار بار ... متدارک مسمیٰ ... خلیل آن را غریب

رکھی۔ رشیق نام نہادہ است و اندکے شعر تازی بر آں بحر بعد از خلیل یافتہ اند و پارسیاں ہم بیتے چند تکلف گفتہ اند۔"

عروض کی کتابیں لکھنے والوں نے اتنا بھی غور نہ کیا کہ ارکان افاعیل دس خلیلؒ ہی ایجاد ہیں ان میں دو خماسی ہیں وتد مجموع اور سبب خفیف سے مرکب یعنی فعولن اور اسی فعولن کا سبب خفیف پہلے اور وتد مجموع بعد میں رکھ کر فاعلن بنایا اور دائرہ متفقہ سے دو بحریں نکالیں متقارب و غریب یا متدارک — بھلا ایک دائرہ سے صرف ایک بحر کا اجرا بھی دائرہ ہے یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ دائرہ کا نام منفردہ تھا اخفش نے اس دائرہ کا نام متفقہ رکھا۔

خلیلؒ نے ۱۶ (سولہ) بحریں ایجاد کیں ان میں ساتویں بحر غریب (متدارک) ہے۔ دائرہ مجتلبہ سے پہلی بحر ہزج دوسری رجز تیسری رمل دائرہ مختلفہ سے چوتھی بحر وافر پانچویں کامل

دائرہ متفقہ سے چھٹی بحر متقارب ساتویں متدارک

اور اس بحر کے ۱۳ نام ہیں۔

دوسری دلیل: مفتی سعد اللہ مراد آبادی مولف میزان الافکار و شارح معیار الاشعار کہتا ہے تعجب ہے کہ خلیل نے صوت الناقوس کا ذکر نہیں کیا اگرچہ اس کا زمانہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے زمانے کے بعد ہے۔

حضرت علیؓ نے ناقوس کی آواز سن کر فرمایا تھا کہ ناقوس یہی کہتا ہے "حقاً حقاً حقاً حقاً صدقاً صدقاً صدقاً صدقاً"۔ حضرت نے یہ تو نہیں فرمایا کہ ناقوس سے یہ شعر نکل رہا ہے یا اس وزن کا نام صوت الناقوس ہے جو خلیلؒ مخبون مسکن (فعلن فعلن فعلن فعلن) کو صوت الناقوس سے تعبیر کرتا۔ اس کے عہد میں زحاف تسکین تھا ہی نہیں۔ فاعلن سے فعلن (بسکون عین) رکن مقطوع ہو سکتا تھا لیکن زحاف قطع مخصوص ہے عروض و ضرب سے یہ وزن تو محقق طوسیؒ کی ایجاد ہے۔ پھر خلیلؒ اس وزن کا ذکر کس طرح کر سکتا تھا۔ لیکن مفتی صاحب کے الفاظ سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ خلیلؒ نے بحر غریب ایجاد کی اور (فعلن فعلن) کو صوت الناقوس نہیں بتایا۔

اور آگے بڑھ کر آپ فرماتے ہیں: "مرحوم یگانہ چنگیزی کو ہدف ملامت بنایا آفریدی صاحب نے لکھا کیا یہ نہیں معلوم کہ مرزا یگانہ جیسے ماہر عروض تھے۔ انھوں نے اس میدان میں بڑے بڑے معرکے سر کیے ہیں۔ عروض پر اپنی تصنیف "چراغ سخن" میں ان سے متعلق معرکوں کا ذکر کیا ہے"۔

میں اس سلسلہ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ان الفاظ میں آپ کی حقیقت کو دخل ہے یا خوش عقیدگی کو؟ اور "چراغ سخن" تصنیف ہے یا تالیف؟

ہدف ملامت بنے بنانے کو آفریدی صاحب کیا جانتے اور جیسے انھوں نے معرکے سر کیے ہیں خوب معلوم ہے۔ اب میں گڑے مردے اکھاڑنا نہیں چاہتا۔ چند شاہدوں پر اکتفا کرتا ہوں۔

چراغ سخن تاریخی نام ہے پہلا ایڈیشن ۱۹۱۴ء میں شائع ہوا اور جو اس وقت آپ کے سامنے ہے یہ دوسرا ایڈیشن ہے جو پہلے ایڈیشن کے مرتب

پر یہ مطلع لکھا تھا۔

ہوائے تند کے جھونکے ہیں اور چراغِ سخن
جنابِ یاس ہیں اور انتظامِ باغِ سخن

حضرت علامہ عشق آبادی نے خط لکھا "حضرت! یہ کیا مطلع فرمایا ہے؟ میں تو اس کا مفہوم یہ سمجھا ہوں کہ ہوائے تند کے جھونکے جو سلوک چراغ کے ساتھ کرتے ہیں وہی سلوک آپ کا انتظام باغِ سخن کے ساتھ کر رہا ہے۔"

یگانہ صاحب نے جواب دیا "حریفوں نے اس کا مطلب یہی سمجھا ہے اگر آپ بھی اس کا مفہوم یہی سمجھتے ہیں تو آئندہ اشاعت میں خیال رکھوں گا۔"

دوسرا ایڈیشن ۳۰ر دسمبر ۱۹۲۱ء کے بعد منظر عام پر آیا ہے اس پر یہ شعر ہے۔

"مزارِ یاس پہ کرتے ہیں" شکر کے سجدے
دعائے خیر تو کیا اہلِ لکھنؤ کرتے

اور ایک شعر ملاحظہ فرمائیے جس پر خود یاس صاحب کے تین صاد ہیں (نشترِ یاس)

یگانگی چالی ہے رات اور اک جنت گرم
جام لبریز اسی عالم میں ہمارا ہوتا

علامہ موصوف نے لکھا "یہ شعر اور اس قسم کے دیگر اشعار اگر ہندی میں شائع کرا دیے جائیں تو نشتر ذبیحہ کی ضرورت باقی نہ رہے۔"

چنگیزی صاحب نے فرمایا "میرا ہر شعر نشتر ذبیحہ سہی لیکن آپ کی نگاہِ نقد کو کیا کہوں؟" حضرت علامہ عشق آبادی نے اکتوبر ۱۹۳۰ء میں یگانہ صاحب کو یہ غزل بھیجی جس کا مطلع ہے۔

دل ایک ہی فتنہ ہے لیکن بیدار نہیں تو کچھ بھی نہیں
ہاتھ میں کس بل لاکھ سہی تلوار نہیں تو کچھ بھی نہیں

اور دریافت کیا کہ یہ کس بحر میں ہے؟

یگانہ صاحب نے تمام اشعار کے اوزان لکھ کر آخر میں کہا کہ "غزل کہتے وقت میرے تال سم میں فرق نہیں آیا ہاں از روئے عروض میرے پاس کوئی جواز نہیں۔"

علامہ کہتے ہیں "افسوس ہے کہ عروض دانی کے مدعی عروض کی حدود پھلانگ کر گمشدہ دو ٹرلے لگیں تو غیر عروضی شاعروں کا کیا حال ہوگا (ماہنامہ مذاق زمانہ دہلی اکتوبر ۱۹۵۰ء۔ ندائے اتحاد دہلی ۵ مارچ ۱۹۷۰ء)

یگانہ صاحب ہمیشہ اپنے منہ میاں مٹھو بنتے رہے یاس نام [illegible] "لکھنؤ" اور "منم خدائے سخن یاس و نا خدائے خودم"۔ عروضی نقادوں کو سب پر رعب جمانے کی بیجا کوشش کرتے رہے۔ رسالے والے ان کے مضامین اور کلام شائع کرنے سے گریزاں تھے مشاعروں میں کوئی انھیں بلانا نہ چاہتا تھا۔ یہ سب کچھ ان کی خود سری اور تلخ بیانی کا ظہور تھا۔

اب ذرا ان کی "معرکہ آرا" تالیف کی بھی چند مثالیں ملاحظہ فرما کر آفریدی یا گوالیری صاحب پر مرزا چنگیزی کا رعب جمانے کے لیے تحریر فرمایئے "جید ماہر عروض تھے"!

(اس مقام پر مجھے تمام چراغ سخن کی خامیاں دکھانا مقصود نہیں ہیں ذکا صاحب سے چند باتیں دریافت کرنا چاہتا ہوں)

۱۔ چراغ سخن صفحہ ۶۰ سطر ۱۵-۱۶ "لیکن حشو میں خرم کرتے ہیں تو اس زحاف کا نام خرم نہیں رہتا بلکہ تخنیق کہتے ہیں اور اس رکن کو مخنق (یا محقق؟)

۲۔ صفحہ ۵۸ سطر ۱۸-۱۹ اور صفحہ ۷۲ فروع فاعلاتن کے تحت فاع مدارس لکھا ہے۔

۳۔ صفحہ ۵۵ سے اول سے دو زحاف خرج و طمس مستفعلن سے مخصوص ہیں اور خرج بحر رجز و بسیط میں آتا ہے وغیرہ

۴۔ رباعی کے تحت لکھا ہے۔ دس ارکان مستعمل ہیں۔ سالم، مقبوض، مکفوف، اشتر، اخرم، اخرب، اہتم، ازل، مجبوب، ابتر۔

کیا زحافات تخنیق، خرج، طمس کی یہی صحیح تعریفات ہیں اور مقامات وقوع یہی ہیں؟ میں کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے ممدوح یگانہ صاحب سمجھے ہی نہیں آپ ذرا مرحوم کی روح اور طالبانِ فن پر کرم فرما کر ان کی تصحیح فرما دیجیے۔

رباعی کے دس ارکان ہوتے ہی نہیں۔ علامہ عشق آبادی کئی رسالوں میں لکھ چکے ہیں کہ رباعی کے صرف چھ ۶ ارکان ہوتے ہیں ساتواں ہوتا ہی نہیں یعنی سالم، اشتر، اخرم۔ ازل، ابتر آتے ہی نہیں (اس وقت میرے سامنے دو ماہنامے ہیں، نگار اور آجکل سامنے نہیں۔ ماحول دہلی جنوری ۱۹۷۰ء اور صبح دہلی) ذکا صاحب دس ارکانِ رباعی ثابت کریں ممنون ہوں گا۔

۵۔ چراغ سخن صفحہ ۹۰ متدارک مثمن مخبون مقطوع (فاعلن فعل فاعلن فعل)

سنبل سیہ بر سمن مزن　　لشکر حبش بر چمن مزن

کیا اس شعر کا یہی وزن اور یہی بحر ہے؟

۶۔ صفحہ ۹۱ بحر جدید مطوی فاعلاتن فاعلاتن مفتعلن "سعدی"

من نگشتہ در برابر سفرہ نان　　ہیچ حرز بجز بیرو در حاتم زنان

بحر جدید مطوی ہوتی ہی نہیں۔

تشنگانِ فن پر بڑا کرم ہوگا اگر ذکا صاحب ان اشعار کی صحیح بحر اور وزن تحریر فرمائیں۔

ناظرین "ہماری زبان" دیکھ لیں کہ یہ ہیں "جید ماہر عروض" جنھیں نہ شعر کا صحیح وزن معلوم اور نہ بحر۔ جو نجم عروضیوں نے اپنی کتابوں میں لکھ مارا وہی چنگیزی صاحب نے نقل کر دیا۔

دنقل را چہ عقل (تحقیق کرے کون!)

اور آپ نے صرف دس بحور مستعمل فارسی تحریر فرمائی ہیں کل بحور اکتالیس ہیں جن میں فارسی داں حضرات نے زورِ طبع دکھایا ہے لیکن بقول علامہ عشق آبادی گیارہ ساقط الاعتبار ہیں ہاں تیس بحریں ایسی ہیں جو دائروں سے نکلتی ہیں اور ان میں فارسی اردو کے اشعار ملتے ہیں۔

(عظیم صدیقی آرٹسٹ)

## کشمیری اور ڈوگری پرائمری درجات میں لازمی

سری نگر۔ کشمیر کے وزیر اعلیٰ خواجہ غلام صادق نے تعلیمی افسروں کی کانفرنس میں یہاں اعلان کیا ہے کہ پرائمری درجات میں منتخب علاقوں میں کشمیری اور ڈوگری کو لازمی قرار دیا جائے گا۔ اس فیصلہ پر ستمبر کے مہینے سے عمل درآمد ہوگا۔

انھوں نے کہا کہ اس فیصلہ سے عوام کا عرصہ ایک پرانا مطالبہ پورا ہوگا بلکہ ریاست کی کلچری ترقی میں بھی اس سے مدد ملے گی۔

انھوں نے کہا کہ ان دونوں زبانوں کو ذریعۂ تعلیم قرار دینا ایک طویل میعادی مقصد ہے لیکن اس پر فوری طور پر عمل درآمد کرنا غیر حقیقت پسندانہ ہوگا۔

جناب صادق نے کہا کہ ریاست کی تین علاقائی زبانیں کشمیری، ڈوگری، اور بودھی ابھی اس حد تک ترقی نہیں کرپائی ہیں کہ انھیں ذریعۂ تعلیم بنایا جائے۔ ان زبانوں کو ترقی دیے بغیر ایسا ہونا ممکن نہ ہوگا۔

جناب صادق نے انگریزی کو باقی رکھنے پر زور دیا اور کہا کہ بیرونی دنیا سے رابطہ کی یہ زبان ہے۔ سائنسی دنیا میں جو ترقی ہوئی ہے اس سے ہم اس وقت تک واقف نہیں رہ سکتے جب تک کہ ہم انگریزی نہ جانتے ہوں۔ اگر ہم نے انگریزی زبان کو ترک کر دیا تو ملک جدید علوم سے محروم ہو جائے گا۔ (قومی آواز)

## انجمن ترقی اردو نئی دہلی کے انتخابات

انجمن ترقی اردو شاخ نئی دہلی کا ایک اجلاس نئے عہدہ داران کے انتخاب کے لیے بیگم انیس قدوائی ممبر پارلیمنٹ کی قیام گاہ پر ۲۵ رجون کو منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت جناب مالک رام صاحب نے فرمائی۔ سب سے پہلے جعفر علی خاں اثر لکھنوی، لال چند ملک، نند کشور اختر، شاہد احمد دہلوی، رفیق مارہروی اور آرزو لکھنوی، ضیا کے انتقال پر ملال پر تعزیتی ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل نئے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر: مالک رام

نائب صدر: علی جواد زیدی

سکریٹری: گوپی چند نارنگ

جائنٹ سکریٹری: (۱) گوہر بخش چندن۔

(۲) درشن لال زتشی

خزانچی: ہری کوہلی

اراکین مجلس عاملہ

۱۔ بیگم انیس قدوائی ۲۔ جگن ناتھ آزاد

۳۔ رئیس مرزا ۴۔ رفعت سروش

۵۔ رتن موہن خاور دہلوی ۶۔ سید محمد حسن برنی

۷۔ مسز عبدالقادر ۸۔ کبیر کوثر پرواز

## ہریانہ میں پنجابی اور اردو کو سہولتیں دی جائیں گی

جالندھر۔ ہریانہ کے چیف منسٹر نے کہا کہ اگر لوگ پنجابی پڑھنا چاہیں گے تو انھیں آسانی دی جائے گی۔ اس کے علاوہ اردو زبان کو بھی ریاست میں آسانیاں دی جائیں گی۔ انھوں نے اس بات پر زور دیا کہ ہریانہ ایک زبان والی ریاست ہے جو لوگ پنجابی نہیں چاہتے ان پر پنجابی کو ٹھونسا نہیں جاسکتا۔ اکالیوں کی طرف سے پنجابی کے لیے ایجی ٹیشن کی تحریک پر تبصرہ کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ ہریانہ نے کہا کہ اس قسم کا ایجی ٹیشن غیر دانشمندانہ ہوگا۔

## انجمن ترقی اردو کی شاخ چلکیا کے عہدیداروں کا انتخاب

شاہ آباد۔ انجمن ترقی اردو شاخ چلکیا (شاہ آباد) کے جنرل سکریٹری جناب محمد خالد مطلع کرتے ہیں کہ انجمن کی مقامی شاخ کے عہدیداروں کے چناؤ کے لیے ایک میٹنگ ہوئی جس میں مندرجہ ذیل عہدیدار منتخب ہوئے۔ ۱۔ صدر عبدالمنان صاحب ۲۔ نائب صدر نسیم احمد صاحب ۳۔ جنرل سکریٹری محمد خالد ۴۔ نائب سکریٹری مسعود عالم صدیقی ۵۔ جوائنٹ سکریٹری محمد جلال الدین

## آندھرا میں اردو کو صرف سرکاری نوٹس اور اعلان کی زبان بنایا گیا ہے

حیدر آباد۔ پچھلے چند دنوں سے اردو کا سوال ایک بار پھر ریاست میں بحث کا موضوع بن گیا ہے۔ آندھرا پردیش ملک کی ان چند ریاستوں میں سے ہے جہاں اردو بولنے والوں نے مسلسل جد و جہد کر کے اپنی زبان کے حق کو بڑی حد تک منوالیا۔ تمام جمہوری اور ترقی پسند حلقوں نے بھی اس جد و جہد میں پورا ساتھ دیا تھا جس کے بعد اردو کو ریاست کی دوسری علاقائی زبان تسلیم کر لیا گیا تھا لیکن اس کے بعد بھی کانگریسی لیڈروں نے اس سوال کو الجھا کر رکھ دیا ہے۔ سب سے پہلے تو یہ کہ سرکاری زبان کے متعلق جو قانون منظور کیا گیا اس میں اردو کو دی جانے والی سہولتوں اور حقوق کے ساتھ ساتھ مقررہ مدت تک کے لیے الفاظ بڑھا دیئے۔ اس کی وجہ سے اس بارے میں شکوک و شبہات پیدا ہوگئے کہ اردو زبان کے لیے یہ حقوق اور سہولتیں صرف مقررہ مدت کے لیے ہیں؟

اس بنا پر اردو والوں میں جو بے چینی اور ناراضگی پھیلی ہوئی تھی وہ ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اب کانگریس سرکار نے زخموں پر نمک چھڑکنے کے مصداق ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں ان اغراض و مقاصد کی وضاحت کی گئی ہے جن کے لیے تلگو کے ساتھ ساتھ اردو کو بھی سرکاری طور پر استعمال کیا جائے گا۔ بظاہر تو یہ اردو حلقوں کے حال پر کانگریس سرکار کا بڑا احسان معلوم ہوتا ہے

لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس طرح اردو کے سوال پر نئی پیچیدگی پیدا کر دی گئی ہے۔

کانگریس سرکار کے اس اعلان میں ان علاقوں کی فہرست بھی دی گئی ہے جہاں متعینہ اغراض و مقاصد کے لیے تلگو کے علاوہ اردو، تامل، کنڑی اور اوڑیا زبان بھی استعمال کی جائیں گی۔ اغراض و مقاصد کیا ہیں؟ یہی کہ سرکاری نوٹسیں، سراج کے اعلان اور دوسرے سرکاری احکامات کے لیے ان زبانوں کو بھی استعمال کیا جائے گا۔ اس اعلان کے ذریعہ اردو کو صرف سرکاری نوٹسوں اور سراج کے اعلان کی زبان بنا دینے کی جو کوشش کی گئی ہے اس کو ظاہر ہے کہ اردو بولنے والے کبھی قبول نہیں کر سکتے۔ تعلیم کے میدان میں، ملازمتوں کے میدان، نظم و نسق کے میدان میں عدالتوں میں اور دوسرے محکموں کے لیے اردو کے استعمال کا اس اعلان میں کوئی ذکر نہیں ہے اسی لیے انجمن ترقی اردو آندھرا پردیش کے ترجمان رسالے "ترقی اردو" نے اس اعلان پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ اس اعلان کے ذریعہ اردو والوں کا مذاق اڑایا گیا ہے اور انھیں فریب دینے کی کوشش کی گئی ہے اس لیے کہ اس میں اردو والوں کے اہم اور بنیادی مطالبات میں سے کسی کا بھی ذکر نہیں ہے۔ یہی نہیں بلکہ خود حکومت نے وقتاً فوقتاً جو احکام جاری کیے تھے ان کی پرچھائیاں تک اس اعلان میں نہیں ملتیں جس کا مطلب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ حکومت اپنی لسانی پالیسی سے منحرف ہو گئی ہے۔ اور وہ نہ صرف اردو بولنے والوں کے جائز مطالبات کو نظر انداز کرنا چاہتی ہے بلکہ خود اپنے وعدوں، اعلانوں اور احکام کو کالعدم قرار دینے کے جتن کر رہی ہے۔" (سنگم)

## بہار میں جن سنگھ اردو کے سوال پر حکومت سے علیحدہ ہونے کو تیار

دربھنگہ۔ جناب ترہینی پور بے جن سنگھی رہنما نے بہادر پور سرکل کے جن سنگھی ممبروں کے درمیان تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ریاستی حکومت کا اردو کو دوسری سرکاری زبان بنانے کا وعدہ فرقہ پرستی کو ہوا دینا ہے۔ انھوں نے کہا کہ اس سے تمام سرکاری ملازمین کو اردو جاننا ضروری ہوگا۔ یا ہر محکمہ میں اردو جاننے والے کو بحال کرنا ہوگا۔ جس سے کہ ریاست کی مالیات پر زبردست اثر پڑے گا۔ مسٹر [illegible] نے کہا کہ اردو کو مراعات دی جا سکتی ہے۔ لیکن دوسری سرکاری زبان نہیں بنایا جا سکتا ہے اور اگر دوسری زبان بنانے کا ہی مسئلہ ہے تو میتھلی کو بنایا جا سکتا ہے۔ جس کے بولنے والے اردو والوں سے تین گنا زیادہ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ ہماری پارٹی اگر اردو کو دوسری زبان بنانے کی کوشش کی گئی تو آخری جد و جہد کرے گی۔ خواہ اس کے لیے حکومت سے علیحدہ کیوں نہ ہونا پڑے۔

انھوں نے کہا کہ جن سنگھ نے اپنے فیصلہ سے وزیر اعلیٰ مسٹر ی

مہامایا پرشاد سنہا اور نائب وزیر [illegible] پوری [illegible] اور دیگر [illegible] کو آگاہ کر دیا گیا ہے اور امید ہے کہ یہ [illegible] اردو کے [illegible] کی مخالفت کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ (ہمدرد)

## امتحان عثمانیہ میٹرک اردو میں دینے والے طلبہ کے لیے اردو آرٹس کالج میں انتظام

حیدرآباد۔ ان طلبہ اور طالبات کی سہولت کے لیے جو عثمانیہ میٹرک کا امتحان اردو میں دینا چاہتے ہیں اردو آرٹس ایوننگ کالج کے زیر اہتمام دن میں تعلیم کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ طالبات کے لیے علیحدہ تعلیم کا انتظام ہوگا۔ ہر مضمون کے لیے ماہر اساتذہ کی خدمات حاصل کی جا رہی ہیں جو طلبہ اور طالبات داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ اپنے نام رجسٹر کروالیں۔

## ناگپور کارپوریشن اردو ہائی اسکول کھولنے پر آمادہ!

ناگپور۔ ۷ جولائی کو ظہیر الدین قریشی صاحب جنرل سکریٹری نے بتایا کہ ایک وفد ان کی سرکردگی میں ناگپور کارپوریشن کے ایڈمنسٹریٹر سے ملا۔ ایڈمنسٹریٹر نے خندہ پیشانی سے [illegible] اردو [illegible] طلبہ اردو ہائی اسکول کھولنے کے [illegible] کارپوریشن بڑے اظہار تشکر کے ساتھ اردو ہائی اسکول کھول دے گی۔ اس سلسلہ میں ظہیر الدین صاحب قریشی نے ناگپور شہر کے حسب ذیل مقامات کے محبان اردو اور طلبہ سے درخواست کی ہے کہ جلد از جلد اپنے ناموں کا اندراج کرالیں۔

گوجر پورا، منگل واری، گنیش پیٹھ، ماڈل مل، [illegible] گوارلیس، بھوتیا دروازہ، تلسی باغ، نواب پورہ، جعفری پورہ، جمعہ دروازہ، قلعہ اور محل وغیرہ [illegible] شریف [illegible]

## راجستھان میں اردو کی تعلیم کی آسانیوں کا وعدہ

جودھپور۔ راجستھان کے وزیر تعلیم برکت اللہ خاں نے ایک بیان میں بتایا کہ نصاب میں کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کی دل آزاری نہیں کی جائے گی۔ آپ نے کہا کہ اگر تعلیمی کورس میں کوئی باب ایسا کسی بھی شخص کو نظر آئے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوراً ایک خط کے ذریعہ مجھے اس باب کے متعلق اطلاع کردے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے کہا کہ اردو کو بھی اس کا حق دیا جائے گا اگر کوئی طالب علم اردو پڑھنا چاہتا ہے اس کو ہر طرح سے سہولت دی جائے گی۔

## راجہ نصیر الدین حیدر خاں نے اردو کو سرکاری زبان بنانے کا بل پیش کر دیا

پٹنہ۔ کل کانگریسی ممبر راجہ نصیر الدین حیدر خاں نے [illegible] اسمبلی

میں ایک غیر سرکاری بل پیش کیا جس میں اردو کو بھی بہار کی سرکاری زبان بنانے کی تجویز کی گئی ہے بل کو پیش کرنے کی تجویز کی جن سنگھ کے ممبر شری برجیس نرائن سنگھ اور شری گوپال سرانے دستور کا حوالہ دیتے ہوئے مخالفت کی اور کافی دیر تک بحث و مباحثہ کے بعد ایوان نے بل کو پیش کرنے کی اجازت دے دی۔

راجہ نصیر الدین حیدر خاں کے بل میں بہار لنگویج ایکٹ ۱۹۵۰ء میں ترمیم کر کے دیوناگری رسم الخط میں ہندی لفظوں کے بعد فارسی رسم الخط میں اردو لفظ کو شامل کرنے کی تجویز ہے۔ ان الفاظ کو جناب راجہ صاحب نے قانون کی شکل دینے اور اس کی دفعہ ۲ میں شامل کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

دستوری اعتراض کرتے ہوئے شری برجیس نرائن سنگھ نے دستور کی دفعہ ۳۴۵ کا حوالہ جس میں استعمال میں آنے والی زبان اور زبانوں کا ذکر ہے اس کے تحت ہی بہار میں ہندی راجیہ بھاشا بنی ہے دو اضلاع کے علاقوں میں بنگلہ کو بھی یہ حق حاصل ہے

شری رمیش جھا کانگریس، شری راج کمار پوروے کمیونسٹ، شری جلد یو پرشاد متحدہ سوشلسٹ پارٹی، شری دھرم ویر سنگھ کانگریس، شری ایم۔ ایم عبد اللہ کمیونسٹ، شری بھوبنیشور چودھری کانگریس اور شری ہاشم ایڈووکیٹ متحدہ سوشلسٹ پارٹی نے بل کو پیش کرنے کی تجویز کی حمایت کی۔

شری گوپال سرا جن سنگھ نے دستور کی دفعہ ۳۴۸ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ صدر جمہوریہ کی اجازت کے بغیر اس بل میں مجوزہ کام یعنی اردو کو راجیہ بھاشا بنانے کی کارروائی نہیں ہو سکتی انھوں نے یہ بھی کہا کہ آج اردو میں ہی کوئی کارروائی نہیں ہوتی اس لیے اسے سرکاری زبان بنانے کا سوال ہی نہیں اٹھتا۔ اس سے یہ صاف ظاہر ہو گیا کہ جن سنگھ اردو کے سوال پر زبردست بحران پیدا کرنے کی کوشش کرے گی۔ اسمبلی میں وزیر اعلیٰ اور نائب وزیر اعلیٰ بھی موجود تھے لیکن وہ خاموش رہے۔

(سنگم)

## اردو کو سرکاری زبان بنانے کی ضرورت نہیں

لکھنؤ۔ آج یو۔پی اسمبلی میں اردو زبان کو ریاست کی دوسری سرکاری زبان بنانے کے اس وعدے کے بارے میں جو سنیکت ودھایک دل کے ۳۲ نکاتی پروگرام میں کیا گیا تھا تحریری طور پر وزیر اعلیٰ نے کانگریس ممبر شری رمائن رائے کو جواب دیتے ہوئے کہا کہ اس ریاست میں مدرسوں کو تعلیم کی سبھی آسانیاں مہیا کر دی گئی ہیں اور ان کے حقوق محفوظ کر دیا گیا ہے ان بچوں کو جو اردو پڑھنا چاہتے ہیں انھیں اب کوئی دقت نہیں ہے اور اگر کوئی شکایت ہوتی ہے تو دور کر دی جاتی ہے اس لیے اردو ریاست کی دوسری زبان بنانے کی کوئی ضرورت نہیں

# تبصرہ

ڈاکٹر مختار الدین احمد

## مغز مرغوب و چہار شہادت

مرتب:۔ محمد ہاشم علی

صفحات:۔ ۱۱۰، قیمت:۔ ۵/۰

ناشر: اردو اکاڈیمی، سلطان پورہ، حیدر آباد

ملنے کا پتہ: یونیورسٹی کوارٹر نمبر ۱۰، مانا سا گنگوتری، میسور ۶

حضرت شاہ امیر الدین میراں جی شمس العشاق (متوفی ۹۰۲ھ) دکن کی ان عظیم برگزیدہ ہستیوں میں ہیں جن کی طرف قدیم اردو کی متعدد تصانیف منسوب ہیں وہ ان قدیم مصنفوں میں شمار کیے جاتے ہیں جنھوں نے دکن میں اردو نظم و نثر کی نشو و نما میں اہم حصہ لیا ہے۔ افسوس ہے کہ ایسی اہم شخصیت کی طرف مناسب توجہ نہیں کی گئی نتیجہ یہ ہے کہ ان کی زندگی کے متعلق متعدد امور بحث طلب رہ گئے اور ان کی تصانیف بھی گوشۂ گمنامی میں پڑی رہیں۔

مقام مسرت ہے کہ محمد ہاشم علی صاحب نے جو جامعۂ عثمانیہ کے تربیت یافتہ ہیں اور جامعۂ میسور میں اردو کے استاد ہیں، شاہ میراں جی کی طرف اپنی توجہ مبذول کی ہے۔ اور ان کی تصانیف کو مرتب کر کے شائع کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔

پیش نظر کتاب میں پہلے میراں جی کی نظم "مغز مرغوب" شائع کی گئی ہے جس کے چھ نسخے مرتب کو ملے ہیں جن کی مدد سے اسے مرتب کیا گیا ہے۔ اس کے بعد مثنوی "چہار شہادت" کا متن درج کیا گیا ہے جس کے صرف دو نسخے مرتب کو مل سکے ہیں۔ یہ حضرت میراں جی کی ایک دکنی مثنوی ہے جو غلطی سے ان کے پیر و مرشد حضرت کمال الدین بیابانی کی طرف منسوب ہو گئی ہے۔ ذیلی حواشی میں اختلافات نسخ درج ہیں اور آخر کتاب میں تصوف کی اصطلاحات کی تفصیلی تشریح کی گئی ہے۔ ایک فرہنگ الفاظ بھی درج ہے جس میں دونوں رسالوں کے مشکل اور نامانوس الفاظ کے معانی درج کیے گئے ہیں۔

ان دونوں رسالوں کے متن سے پہلے مرتب کا ایک بہت جامع مقدمہ ہے جو کوئی ۴۰ صفحات کو محیط ہے جس میں حضرت میراں جی کی زندگی سے متعلق متعدد مسائل پر علمی انداز میں گفتگو کی گئی ہے اور متعدد غلط فہمیوں کا ازالہ کیا گیا ہے جن میں ان کے پیش رو بھی مبتلا تھے اور معاصرین بھی۔ مقدمہ کے آخری حصہ میں میراں جی کی تصانیف پر بحث کی گئی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اپنے موضوع سے متعلق جس قدر معتبر یا علمی مواد مہیا ہو سکتا تھا اس کے حصول میں مرتب نے پوری کوشش کی ہے اور ان معلومات کو ہضم کر کے مناسب طریقے پر پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

ہاشم علی صاحب کی یہ پہلی کوشش ہے اور کامیاب ہے مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے موضوع پر اسی طرح توجہ کرتے رہے تو تحقیق کی دنیا میں وہ بہت جلد اپنی جگہ پیدا کر لیں گے۔

مالک انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ پرنٹر شبیر الدین قریشی نے مسلم ایجوکیشنل پریس علی گڑھ میں چھاپا اور پبلشر نذیر حسن نے دفتر مرکزی انجمن ترقی اردو ہند علی گڑھ سے شائع کی